ماہِ کامل

غیر منقوط

شہ مرزا سلامت علی دبیر عطارد اعلی اللہ مقامہ

حضرت مہذب لکھنوی

جنوری ۱۹۶۱ء

ماہِ کامل

غیر منقوط و غیر مطبوع مرثیہ حضرت دبیرؒ

مرتبہ
حضرت عہذب لکھنوی

ناشر
سید حسین میرزا مقرب لکھنوی

پتہ
محافظ اردو بکڈپو۔ نیا محل منصور نگر لکھنؤ

قیمت آٹھ آنے

مطبوعہ سرفراز قومی پریس لکھنؤ

مقدّمہ

خالقِ آدم و بنی آدم نے اظہارِ علم و فضل کے دو ذریعے انسان کے قبضۂ قدرت میں دے دیئے ہیں۔ کبھی زبانِ دہن کے ذریعے دل کے پوشیدہ خزانے دامنِ سماعت پر اونڈیلے جاتے ہیں، کبھی زبانِ قلم کی معرفت فضل و کمال کے ذخیرے جوہر شناسوں میں تقسیم کیے جاتے ہیں۔ اور اگرچہ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ فنِ تقریر کو افضلیت حاصل ہے یا فنِ تحریر کو تاہم یہ بات آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے کہ جو جو خوبیاں اور نزاکتیں تحریر بالخصوص نظم میں پیدا کی گئی ہیں وہ تقریر میں قریب قریب ناممکن ہیں۔ جذبات اور اثر تو تقریر و تحریر دونوں میں پیدا کیے جاسکتے ہیں، روتے ہوئے کو ہنسایا اور ہنستے ہوئے کو رلایا جاسکتا ہے۔ لیکن نثر میں شعر کا ترنم اور تقریر میں تحریر کے صنائع جمع کرنے کی جرأت کسی کو نہیں ہوتی۔

جدت پسند طبیعتوں نے نظم و نثر کیلئے نئی نئی شکلیں اختیار کرکے مختلف قیدوں کے ساتھ خامہ فرسائی کی اور اہلِ ذوق سے اپنی محنتوں کی داد پائی۔ یہی شکلیں جن کو صنائع کے نام سے یاد کیا جاتا ہے بعض تو نثر یا نظم میں طبیعت کی خوش مذاقی اور کہنہ مشقی سے بلا ارادہ واقع ہوجاتی ہیں لیکن بعض کے لیے انتہائی کوشش اور دماغ سوزی درکار ہوتی ہے۔

صاحبان! انصاف غور کریں کہ اگر ایک دن کے لیے یہ قید لگادی جائے کہ صبح سے شام تک کوئی لفظ منہ سے ایسا نہ نکلے جس میں "الف" جز و ترکیبی ہو تو شاید گھنٹوں منہ کھولنے کی نوبت ہی نہ آسکے گی۔ اسی طرح کوئی دوسری قید فرض کی جاسکتی ہے اور اس کی مشکل کا اندازہ بھی لگایا جاسکتا ہے۔

بہرحال ایسے ہی خیالات کے ماتحت کبھی با نقط اور بے نقط حروف کی قید لگا کر تحریریں

زورِ طبیعت دکھایا گیا اور کبھی حروف تحت النقاط اور حروف فوق النقاط کے قیود سے رسائی ذہن کا ثبوت پیش کیا گیا۔

مختلف شاعروں نے مختلف صنائع کے قیود اختیار کیے اور انتہائی دشوار گذار راستوں سے قابلِ تعریف کامیابی کے ساتھ گذر گئے۔ نثر میں بھی مختلف صنعتوں کی قیدوں میں اولجھ کر عبارت آرائی کے جوہر دکھلائے گئے ہیں لیکن اسوقت ہم اون تفصیلات سے درگذر کر کے صرف اون صنائع کا مختصراً ذکر کرنا چاہتے ہیں جو زمین نظم میں کانِ جواہر کی طرح پوشیدہ ہیں۔

صنعت تحت النقاط میں قاری یعقوب علیخاں نصرتؔ کے مرثیہ کا ایک شعر نمونۃً ملاحظہ ہو۔

جسدم چلی حسام عدو کی سپاہ پر　　اک آگ سی لگی جو گئی کوہ دکاہ پر

نجمیؔ رامپوری نے ایک غزل اس قید کے ساتھ کہی کہ ہر شعر کا پہلا مصرع صنعتِ فوق النقاط میں اور دوسرا تحت النقاط میں ہے۔

دل گلہ ہرگز نہ کر اُس نرگس سرشار کا　　کیا اُسے پرواجو پوچھے حال مجھ بیمار کا

حضرت دبیرؔ کے ایک بند کا جس میں سب حرف نقطہ دار استعمال ہوئے ہیں ایک شعر یہ ہے۔

تیزی تپ تیغ نے بخشی نئی خفت　　بیچین شقی، بخت بغی، جُبن بنیت

لیکن ہر صنعت کے مقابلے میں صنعت غیر منقوطہ میں شعرا نے بکثرت طبع آزمائی کی ہے۔ نواب محمد تقی خاں اخترؔ نے ۱۰۶ بند کا ایک مرثیہ اسی صنعت میں کہا جس کا مطلع ہے:۔

"ہم طالع ہما مراد ہم رسا ہوا"۔ چونکہ اس مرثیے میں عطارد تخلص رکھا ہے اسوجہ سے بعض لوگ اسے حضرت دبیرؔ کا کلام سمجھتے ہیں کیونکہ ایسے ہی محل پر اونھوں نے بھی یہی تخلص اپنے لیے پسند کیا تھا۔

قاری یعقوب علیخاں نصرتؔ کا ایک مرثیہ اسی صنعت میں ہے جس کا مطلع ہے: "مداح ہو ملک امام دوسرا کا"

انشاء اللہ اگر آئندہ زمانے نے مہلت دی تو یہ بیش قیمت ادبی کارنامے اہلِ ذوق کی خدمت میں پیش کیے جائیں گے۔ فی الحال حضرت دبیرؔ کا یہ مرثیہ صنعت مہملہ میں ہدیۂ اربابِ نظر کیا جارہا ہے۔ واللہ الموفق۔

مہذب عفی عنہ

۷۸۶

حاسد وگرد وحسد کم درِ رہِ مدحِ امام
ہو اگر ممدوحِ عالم کا عطارد کا کلام

الحمد للہ کہ درحال علمدارِ امامِ ہمام و روحِ رسولِ مالکِ ارم، دلِ سرورِ اُمم، حاکمِ مُلکِ ارادہ مُحکم، مُہرِ عمدہ سرکارِ دوعالم، کلاہِ سرِ کُلِّ اولادِ آدم، درسِ دہ سرائرِ علومِ امامِ اکرم

رہبرِ راہِ حلم و رحم و کرم، محرمِ سرِّ حل و حرم، موردِ کوہِ صدہا الم، محرومِ ماءِ سرد و واردِ صحرا، دردِ وہم۔

کلام۔ مدّاحِ امام۔ راہبرِ ارم۔ مالکِ کمالِ محکم مُہر سماء مدحِ سرور ماہرِ علم کلام مادحِ معصوم و امام و الِ آلِ محمدؐ سالکِ مسلکِ دلِ احمدؐ مراد عطاردِ (یعنی دبیر) حاصل ہوا۔ اس کا ہر حصہ عمدہ۔ ہر مصرع سلکِ مدح کا اک گوہر۔ ہر دائرہ ماہِ محرم کا ہلال۔ ہر مد مطلعِ اسرار۔

حس والا دل ہر طرح کلام مکمل کا اُصولاً دلدادہ ہوگا۔ کلام ممدوح۔ ارادہ محمود۔ مدح مسعود۔ حصولِ کلام کا سرور دل کو اس حد کا ہوا کہ کہہ اٹھا۔ اللہ اعلم۔ حاسد و سردار گروہِ اعدا سراسر محرومِ مدحِ مولا رہا۔ الحاصل مدح محمود، کلام طاہر و اطہر و مسعود۔

محمدؐ (سید محمد میرزا انس ...)

رُباعیات غیر منقوط

مصنفہ حضرت دبیر اعلیٰ اللہ مقامہ

آرام دلِ حرم کا معدوم ہوا
کم عمر کا حالِ مرگ معلوم ہوا
دودھ اگلا لہو ڈالا درا کھا کر سم
اور سر دہ معصوم کا معصوم ہوا

درد اکہ ملول امام معصوم رہا
ہر اہلِ طمع عمر کا محکوم رہا
مالک ہوا ساحل کا گروہ گمراہ
اور آہ امام عصر محروم رہا

ہو درد والم مدام در دادر دا
ہمدم ہو دم حسام در دا در دا
آوارہ ملک مالک ہر دو سرا
محروم لحد امام در دا در دا

واللہ کہ طالعِ رسا حُر کو ملا
سردار امام دوسرا حُر کو ملا
گھر حُر کا ہوا احمدِ مرسل کا دل
حور دارم و حُلّہ صِلا حُر کو ملا

حُر کو مددِ حَرم کا الہام ہُوا
ہر درد و الم سُرور و آرام ہوا
مُسلم ہوا سرور کا ہرا دل ہوکر
حاصل حُر کو کمالِ اسلام ہُوا

اعدا کو اُدھر حرام کا مال ملا
حُر کو اسد اللہ کا ادھر لال ملا
واللہ کلاہِ سرِ عالم ہُوا حُر
حُلّہ ملا، معصوم کا رومال ملا

سرگرمِ بلا دل رہا، حُر سَرد ہوا
معصوم کا وہ ہمدم و ہمدرد ہوا
درد و الم امام طالع کو ملا
سُو حُر کا [۲۰۸] عَلَم ہم عددِ درد [۲۰۸] ہوا

سلام غیر منقوط

مصنفۂ حضرت دبیر اعلی اللہ مقامہ

مسطور اگر کمال ہو سرورِ امام کا
مصرع ہمارا سرو ہو دارالسلام کا

حاصل سرِ عمر کو مرصع کلاہ و داہ
دردا سرِ علم، سرِ اطہر امام کا

اسرارِ طالعِ عمرِ وحشر کا وا ہوا
داور کا وہ عدو، وہ ہراول امام کا

وہ محرمِ حرم کہ ہو آرام دردِ گل
درد و الم ہو اس کو دوا و طعام کا

مسطور حال ہو سہم سہا ہو کس طرح
ہمسرگرم آہ سرد رہا دل امام کا

صلح و ورع، عطا و کرم، حلم و داد و عدل
داورِ ہر عمل ہوا اطہر امام کا

اس طرح محو حمد رہا سرورِ امم
اعدا کو حوصلہ ہوا مدح امام کا

دردا لہو امام امم کا حلال ہو
سہل اس طرح ہو مسئلہ امرِ حرام کا

ہر سو وہ آمد آمدِ سردارِ دوسرا
اور ہمہمہ وہ ادہم (گھوڑا) سرِ صرصر لگام کا

کہرام ملک ملک ہوا، دھوم کوہ کوہ
سوکھا لہو دلِ اسد و گرگ و دام (چرندہ) کا

ڈر کر ادھر کو گم ہوا عمرِ عدو کا ماہ
طالع ہوا ہلال ادھر کو حسام کا

محروم گور احمدِ مرسل کا لاڈلا
سردارِ دہر آہ دلا ہو حرام کا

آرامِ گور کا ہو اگر دل کو مدعا
ہر سال و ماہ سوگ رکھا کر امام کا

دردا دلِ عمر کو ہو آرام اور سرور
مدوحِ حرم کو درد ہو مرگِ امام کا

ہر دم ہوا حرم کو وہ درد و الم کہ آہ
ممدوحِ رسول کو ہوا صدمہ مدام کا

سرور کا مدح گو ہوا ہر مصرعِ رسا
سحرِ حلال اسم رکھا اس کلام کا

لامع ہو گر کمالِ عطاردِ دہر سا
مداح ہوگا کوکبِ عطارد کلام کا

(۱)

سرِ علمِ سرورِ اکرم ہوا طالع		ہر راہ مرادِ دلِ عالم ہوا طالع
ہر گام علمدار کا ہمدم ہوا طالع		اور حاسدِ کم حوصلہ کا گم ہوا طالع
عکسِ علم و عالمِ معمور کا عالم
گہہ ماہ کا، گہہ مہر کا، گہہ طور کا عالم

(۲)

عالم ہوا مداح علمدارِ علم کا		وہ گل اسداللہ کا وہ سردارِ امم کا
محرم وہ حرم کا وہ گواہ اہلِ حرم کا		رہبر وہ عدم کا وہ عصا راہِ عدم کا
مصدر وہ علمدار کرم اور عطا کا
مطلع وہ علم طالعِ مسعودِ ہما کا

(۳)

مردم کو ملا سرمۂ گردِ سمِ رہوار — رہوار ہما وار، علمدار ملک وار
کُل محوِ عَلَم اور علم محوِ علمدار — اللہ مددگار، اسد اللہ مددگار
دل سرد اسد کا ہوا، سُم گاؤ کا سرکا
ہمدرد ہوا درد، دل و روح عمر کا

(۴)

ہر گام دعا کو ملک دور سرِ راہ — اللہ معک، صلِّ علا، سلمک اللہ
ہمراہ رسولِ دوسرا اور اسد اللہ — اور وردِ کہ و مہ کا اِدھر واہ اُدھر واہ
ہر سو ہوا کہرام کہ سرگرمِ دعا ہو
او روح گروہِ عُمرِ سعد ہوا ہو

(۵)

اُس دم ہوا سرگرمِ صدا طالعِ مولا — او مرگ اِدھر آ، عمرِ سعد کا سر لا
او عہدِ عَلَم کر علمِ سرِ دلِ والا — او دورِ گرا ہر علمِ طالعِ اعدا
او دہر دکھا گور رہِ عُمر عمر کو
او گردِ عدم روک رہِ عُمر عمر کو

٦

اُدھر سو اسالِ دمہ عُمر حرم کر — اِلّا مہ و سالِ عُمرِ سعد کو کم کر

اُو ماہِ سرِ اہلِ دلا مہر و کرم کر — اور گُم سحر ہر حاسدِ سردارِ اُمم کر

او کلکِ عطارد شو مولا ہو کمک کر

ہر اسم گردہِ عُمرِ سعد کا حک کر

(چھیلنا)

٧

ہوار کو ہر لطمہ ہوا کا ہوا کوڑا (تھپیڑا) — اُڑ کر ہوا طاؤس علمدار کا گھوڑا

اور ساعدِ صرصر کو دم کا دہ مڑوڑا — اس طور مڑا گرم کہ رُد ہر کا موڑا

سو دام اُڑا اَدہم (گھوڑا) صرصر کو گھر کر

رہوار ہوا گرد ہوا دور سرک کر

٨

عکس دم رہوار سرِ راہ ہوا دام — ہر دام دد و دگرگ اسد اس کا ہوا رام

(چرندہ درندہ)

الا دل اعدا کو ملا درد ہر اک گام — رم کردہ صحرا ہوا ہر آہو آرام

ہر سو گر اور دو کہا مرگ ہو حاصل

دل گردہ وہ کس کا کہ ہو اس صدمہ کا حامل

٩

تُو سامعِ الحال سلام اور دعا ہو — دل محوِ علمدار رسولِ دوسرا ہو

اور صلِّ علا صلِّ علا صلِّ علا ہو — مدّاحِ علمدار کا ادراک سوا ہو

واللہ اگر مدح علمدار ادا ہو

مدّاح کا حور و ارمؑ و حُلّہ صلا ہو

١٠

وہ مطلعِ اسرارِ کمالِ اسداللہ — آرام و سرورِ دلِ آلِ اسداللہ

ممدوحِ مہ و مہر، ہلالِ اسداللہ — واللہ ہلال اس کا ہلالِ اسداللہ

محکوم وہ اللہ کا حاکم وہ ارم کا

حامل وہ علم کا وہ مددگار حرم کا

١١

رُخ اصلِ گُلِ زرد، مہک عطرِ گُلِ زرد — آرام دہِ روح و دلِ دردار و بے درد

لمعہ کا وہ عالم کہ سدا طور کا دل سرد — سو لاکھ مہ و مہر ادھر گرد اُدھر گرد
چمک

رُخ ماہِ مرادِ حرم سرورِ والا

اور دل اسداللہ کا اُس ماہ کا ہالا

۱۲

سر بسر کوہِ حرم داورِ علّام — دل مصدرِ الہام، گلو مطلعِ اسلام
اور طُرّۂ کاکل دلِ اسلام کا اک لام — وہ لام کہ حاصل ہوا اسلام کو آرام

تو سلسلہ درہم ہوا ہر درد و الم کا
کاکل کو لکھا دامِ دلِ اہلِ حرم کا

۱۳

تو اور کھلا طرّۂ کاکل کا معمّا — ہر مو ہوا مداح کو اسلام کا سودا
وہ لام وہ اسم اور وہ کاکل وہ مسمّا — اسرار لہ الملک لہ الحمد ہوا وا

دل کو اگر اس طرّہ کا سودا و دلا ہو
آسودۂ رحم و کرم و مہر و عطا ہو

۱۴

دعوا ہوا کاکل کا سرِ لوح مدلّل — حاصل سرِ ہر مو ہوا اسرارِ مطوّل
اور مسئلۂ درعِ علمدار ہوا حل — اس کاکلِ اطہر کا گرا عکس مسلسل

اس سلسلہ کا عکس سلاسل ہوا اُس کو
ہر سلسلہ اسلام کا حاصل ہوا اس کو

۱۵

ہر صادِ علمدار امام اطہر و اسعد — وہ صاد ہر اک صلّ علا آلِ محمدؐ
لو سامعو ادراک کا ادراک ہوا رد — حاصل صلۂ مدح سرور دہ ہو الاحد
ہر صاد لکھا اور ملا ہم کو صلا صاد
اس دم سرِ ہر مصرعِ مداح ہوا صاد

۱۶

مردم کو سوادِ دلِ لالہ کرو مسطور — اور سرمۂ دہ مردمکِ ہر ملک و حور
اس مردمِ اطہر کو ملا لمعۂ صد طور — وہ لمعۂ صد طور وہ رہ سورۂ والطور
مدحِ گہر و لعل سے سطر اگر ہو
گہ سطر رگِ لعل ہو گہ سلکِ گہر ہو

۱۷

سلکِ گہر و لعلِ علمدار مکرم — لمعہ دہِ الماس و دُرِ لعلِ دو عالم
ہر لعلِ علمدار ملا مدح کا ہمدم — دم مُردۂ صد سالہ کو حاصل ہوا ہر دم
والہ ہوا ہر لعلِ علمدار کا لالہ
گوہر کا ہر اک لولو لالا ہوا لالہ

۱۸

راس الرؤسا، راسِ علمدارِ دلاور
سردارِ مہ و مہر، کلاہِ سرِ اطہر
دردا کہ گرا آہ سرِ معرکہ وہ سر
حائل ہوا کس کو وہ الم کا سر پر در
وہ صدمہ ہوا دل کو علمدار و علم کا
عمّامہ گرا سرورِ سردارِ اُمم کا

۱۹

ہر دم کلمہ حمد کا وردِ دلِ آگاہ
اور سامعہ مولا کو گواہِ سمع اللہ
مداح ہوا صدرِ علمدار کا ہمراہ
دلِ عالم ہر صدرۂ اسلام ہوا واہ
ڈورا ہوا محسوس رگِ لعل و گہر کا
کھولا گرہِ مو کو لکھا حال کمر کا

۲۰

صمصام وہ صمصام کہ ہر سو عمل اُس کا
گہ کاسۂ سر گہ دلِ اعدا محل اُس کا
کس طرح معمّا ہو دمِ مدح حل اُس کا
ہر اک درہم روحِ عدد ماحصل اُس کا
گر حکم علمدار و امامِ دوسرا ہو
وہ مار ہو، طاؤس ہو، موسا کا عصا ہو

۲۱

تُو واہ کہو، حال کھلا ڈھال کا حالا ۔ مداح کو دو داد کہ اس ڈھال کو ڈھالا
حل مہر کا گردہ ہوا اور ماہ کا ہالا ۔ اور دودۂ آہِ حرمِ سرورِ والا
ہالا اِدھر اس ڈھال کا گردِ مہِ رُو ہو
معکوس اُدھر کاسۂ ہر عُمرِ عدو ہو

۲۲

رہوار ہما طالع، اسد حملہ، ہوا دم ۔ طاؤس ادا، رعد صدا، صور کا ہمدم
آمد کا وہ کردار کہ ہو عمرِ عدو کم ۔ ہمطورِ ملک، سدرۂ اعلا کا وہ محرم
دُم وہ کہ بلا کا کُل ہر حور کا عالم
سُم وہ کہ بلا اور ہوا طور کا عالم

۲۳

وہ اصلِ طلسمِ حکما، سحرِ ارسطو ۔ دُلدل عمل و حور کمال اور ملک و
سر کوہ و کمر لالہ و دُم سرو و سُم آہو ۔ اور دامِ ہُما طرۂ رہوار کا ہر مو
محکوم وہ اسوار کا حاکم وہ ہُما کا
رہوار علمدار کا، اسوار ہوا کا

۲۴

ہرگاہ ہوا معرکہ آرا وہ علمدار
اس طرح کہا اُو عُمرِ حاسد و مکّار
ہو کر کلمہ گو، ہُوا مُلحد کا ہم اطوار
دردِ دلِ احمدؐ کا ہُوا آہ روادار
ہمدم کو، ہرا دل کو، مددگار کو مارا
اولادِ امامِ مَلک اطوار کو مارا

۲۵

واللہ کہ اس صدمہ کا دل کو ہوا صدما
صدہا سُمِ رہوار اور اک دولھا کا مُردا
آلودۂ گرد آہ وہ ہار اور وہ سہرا
گُل سرورِ مسموم کا اور صرصرِ صحرا
گھر سرورِ عالم کا محل درد و الم کا
دولھا کا لہو عطرِ عروس اور حرم کا

۲۶

دردا حرمِ سرورِ طٰہٰ کو رُلاؤ
دردا دلِ اولادِ محمدؐ کو دُکھاؤ
دردا لحدِ احمدِ مرسل کو ہلاؤ
سردار کو معصوم کو صمصام دکھاؤ
آلودۂ مکر و حسد و حرص و ہوا ہو
آسودۂ اموال ہو، محرومِ دِلا ہو

۲۷

معصومہ کا ہو مہر ہر اک دُود مگر واہ — اُلٹا رہُو وردِ حسینم محرم اللہ
آسودۂ ساحل ہوا ہر سالکِ دریا و گمراہ — اِلّا رہا محروم امام دو سرا آہ
مُردہ ہوا ہر کودکِ کم عمر حرم کا
اور گُل سا گلا سوکھا مددگارِ اُمم کا

۲۸

آگاہ ہو، آگاہ ہو، آگاہ — سردار ہمارا اسد اللہ کا وہ ماہ
والد ولدِ عمِّ محمّد، اسد اللہ — مولودِ حرم، ماہِ اُمم، بحرِ کرم واہ
سر احمدِ مرسل کا وہ سرورِ رؤسا کا
حاکم اُمرا کا، وہ مدرّس علما کا

۲۹

نورِ فلک و آدم و حوّا کا مددگار — ممدوحِ رُسُل، مالکِ کُل عالمِ اسرار
حلّالِ مہم، دادرس و سرورِ سردار — وہ ماہرِ حالِ دلِ مور و مگس و مار
وہ عسکرِ اسلام کا سالار دلاور
وہ احمدِ مرسل کا علمدار دلاور

٣٠

وہ صَوم، وہ عُمرہ، وہ صراطا در وہ احرام — گھر علم کا، در علم کا، معمورۂ اسلام

حاملِ عَلَمِ حمد کا اور مالکِ صمصام — مُلّاکِ مُلوک دوسرا، حاکمِ حکام

وہ سرورِ عادل کہ عَلَم عدل کا گاڑا

اللہ کہا اور درِ محکم کو اُکھاڑا

٣١

وہ ہر مَلکِ سدرہ کا مولا و مدرّس — اور گُل کدۂ آدم و عالم کا مؤسّس (بنیاد رکھنے والا)

الواحِ سَما کا وہ مصوّر، وہ مُحرّس (نگہبان) — وہ ہادمِ (منہدم کرنے والا) معمورۂ اوہام و وساوس

محکم ہوا دعوا کہ معطل ہوا دھوکا

وہ دوسرا احمد کا اور اوّل دہ و دو (بارہ) کا

٣٢

وہ صدرِ کلام، اصلِ کلام اللہِ اطہر — الحمد کا اور سورۂ والعصر کا مصدر

اللہ کا ہم اسم، محمدؐ کا وہ ہمسر — ہم کاسہ و ہم عمر وہ احمدؐ کا سراسر

سلکِ گہرِ علم و دُرِ ساکث محمدؐ

وہ مالکِ مُہر و عَلَم و کلکِ محمدؐ

۲۳

گر ہو ہوسِ وصلِ رسول و اسد اللہ — حاکم کا عدو ہو، کہ وہ حاکم ہو گمراہ
مولا کا ہو، مولا کہ ہو دِل محرمِ آگاہ — دِل رکھ سوئے درگاہِ حرم، رُو سوئے اللہ
وہ حاکمِ مکّار، گدائے مُلکِ حسد کا
سردار ہمارا، کرم اللہ احد کا

۲۴

وہ گرد وہ سُرمہ، وہ ملال اور وہ آرام — وہ کور وہ آگاہ، وہ وسواس وہ الہام
وہ دَیر وہ مکہ، وہ حرام اور وہ احرام — وہ وعدہ وہ حاصل، وہ سوال اور وہ اکرام
وہ سہو وہ ادراک، وہ مملوک وہ مالک
وہ وہم وہ علم، اور وہ گمراہ وہ سالک

۲۵

وہ سَم وہ عسل، اور وہ حَول اور دلاسا — وہ سحر، وہ اسرارِ الٰہ، وہ سر کا
وہ مرگ وہ عُمر، اور وہ درد اور وہ مُداوا — وہ دار وہ سر، اور وہ کاہ اور وہ لالا
وہ مالِ حرص، اور وہ مہِ کاملِ احمدؐ
وہ مسکرۂ حرام، اور وہ سرورِ دلِ احمدؐ

۳۶

لکھا حاکمِ گمراہ کو معصوم کا کُل حال   روداد امام اور الم دردِ دلِ آل

غافل ہُوا وہ دیکھ کے یہ کودکِ کم سال   آمادۂ مرگِ احمدِ مرسل کا ہوا لال

صدمہ ہوا دُکھا کا سدھارا وہ عدم کو

للّٰہ کرم کر کہ ہو آرام حرم کو

۳۷

محرومِ طعام آہ محمدؐ کا ولد ہو   آوارۂ صحرا اسد اللہ کا اسد ہو

محصورِ اُمم مالکِ سرکارِ احد ہو   اور کودکِ معصوم کہ گہوارہ لحد ہو

عالم کا رہا کام رُلا ماہِ محرم

سرور کو مہ صوم ہوا ماہِ محرم

۳۸

سرگرمِ مدارا ہوا سرور کا علمدار   اِلّا رہا مردود کا مردود وہ مکّار

للکارا ہر اسوار کو مڑ کر کہ کر دوار   سدِّ رہِ ساحل ہوا آ کر ہر اک اسوار

گمراہ کا، ہر حاسدِ گمراہ مددگار

لیکن اسد اللہ کا اللہ مددگار

(۳۹)

وہ معرکہ، وہ وسوسہ، وہ عسکرِ عامہ   وہ دمدمۂ ہر ڈہل و کوس و دمامہ
وہ گرد و دَوا دَو، وہ کلاہ اور وہ عمامہ   وہ گرمِ رَوا روِ سُمِ رہوارِ دوگامہ
وہ عہدِ مکمل صِلۂ داد و کرم کا
وہ دَورِ مسلسل ڈہل و کوس و علم کا

(۴۰)

گردِ عمرِ سعد اُدھر عسکرِ اعدا   کرّار کا دلدار اِدھر معرکہ آرا
اک ولولہ ایک حوصلہ، وہ ہمدمِ مولا   رہوارِ ہما وار سوئے طارمِ اعلا (مراد از فلک)
لاحول وَلا، وِردِ علمدارِ دلاور
اِدراجِ رُسُل گردِ علمدارِ دلاور

(۴۱)

صمصام کو الہام ہوا، سر کو علم کر   گہ سوئے الحمد کو، گہ صفور کو دَم کر
اک وار لگا اور دو، اعدا کا علم کر   ہر دم عمرِ سعد کا دم محوِ عدم کر
دو حصہ کمر کر کہ الگ کاسۂ سر کر
ہر طرح مہم سہل کر اور معرکہ سر کر

۴۲

داؤد کا ہمدم، دمِ صمصامِ دلاور — اس طرح ہوا گرم سرِ دَورۂ عسکر
سو کوس دلِ کوہ ہوا موم سراسر — معدوم ہر اک درع (زرہ) کا لوہا ہوا گھل کر
ہر گرم روِ گور کا دل آگ سا سلگا،
موسم سرِ صحرا ہوا گل، لالہ و گل کا

۴۳

طاؤسِ مرصع و ہلالِ کمر آرا — اس طرح ہوا لامع و ساطع سرِ صحرا
ہر سال کو دو ماہ ملا موسمِ گرما — معلوم ہوا آگ کا اسرار و معمّا
دھوکا ہوا عالم کو کہ ہم اس کا رکھا آگ
عکسِ دمِ صمصام گرا اور ہوا آگ

۴۴

اعدا کو ہلاہل کا ہوا سم دمِ صمصام — ہر گام گرا مادّہ سودا کا سرِ عام
معدوم دلِ اہلِ حسد کا ہوا آرام — اللہ سپر سام کہ اس دم ہوا اسلام
رخ عسکرِ مردود کا ہر سو ہوا کالا
اور مردم (انسان) مردم (آنکھ کی پتلی) کا ہر آہو ہوا کالا

۴۵

اُس کاسہ صمصام کا عالم ہوا جو — اک کاسہ، مگر اطعمہ ہر طرح کا مملو
اعدا کا دل و گردہ گلو، صدر و سر و رُو — اور امرِ کُلُوا امرِ کُلُوا، عام ہر اک سو
آسودہ ہوا حوصلہ ہر مور و مگس کا
مملو ہوا معدہ طمع و حرص و ہوس کا

۴۶

ہر گاہ ارادہ ہوا، اسوار کا گھر کو — رہوار اُڑا اُس کا دَہل کر، کہ کدھر کو
صمصام کا اک وار طلا کاسۂ سر کو — آدھا وہ اُدھر کو گرا آدھا وہ اِدھر کو
دل سہما، لہو سہم کر اسوار کا سوکھا
لوہا رہا صمصام علمدار کا روکھا

۴۷

صمصام علمدار کے احکام عُمر کو — اُو کور، درِ گور کھلا، کھول کمر کو
رہوار کا اعلام اِدھر اور اُدھر کو — عادل کا ہُوا دَور، ڈرو، دور رہو، سرکو
صمصام کا محصول سرِ معرکہ سر دو
سر دو، دمِ صمصام کو اور اسلحہ دھر دو

(۴۸)

ہر دم دمِ صمصام دو دم رعد سا کڑکا ۔۔۔ ہر وہ دلہ کو سہو ہوا اسم کا کڑکا
ہر دل کو ہُوا آمدِ صمصام کا دھڑکا ۔۔۔ سر گُم ہوا اور کام معطل ہوا دھڑکا
ادراکِ حواس و دل و ارواح گم اُس دم
موہوم ہر اک سُود و سرود و طُرُم اُس دم

(۴۹)

اک وار لگا اور الگ سر ہوا سو کا ۔۔۔ مالک ہوا مسرور، ملا مال گِرُدو کا
ہر کاہ کو وہ وار ہوا اوسا دَرو کا ۔۔۔ اور ملکِ عدم کو ہوا ارواح کا ہُو کا
گہہ سہم عطارد کا ہُوا مرگ عدو کو
گہہ طارُ صمصام ہُوا طار عدو کو

(۵۰)

کردار حسامِ دلِ سرور کرّار ۔۔۔ گہہ لطمہ و گہہ ورطہ و گہہ ساحلِ مدار
اور رُمحِ علمدار کا اعدا کو ہوا دار ۔۔۔ حصہ کمر و دل کا ہر اک سہمِ علمدار
وہ حملہ رہوار، وہ دو لاکھ کا عالم
صرصر کا ادھر طور، اُدھر راکھ کا عالم

۵۱

اعدا کو ہر اک صدمہ کامل ہوا حاصل — سردار کو درد و الم دل ہوا حاصل
اس گوہر اسلام کو ساحل ہوا حاصل — ساحل ملا اور غم ہلاہل ہوا حاصل
رو کر کہا درد آور سردار رہا دور
ہم دارِ ساحل اور امام دو سرا دور

۵۲

سردار ادھر محوِ علمدارِ دلاور — دل مُردہ و مغموم ملول اور مکدّر
گہ مرگِ علمدار کا وسواس سراسر — گہ ولولۂ وصلِ علمدار مکرّر
گہ دردِ کمر، گہ دلِ آگاہ کا صدمہ
گہ صدمۂ آلِ اسداللہ کا صدمہ

۵۳

گہ رخ سوئے صحرا کہ کدھر گم ہوا وہ ماہ — گہ مردمکِ اطہرِ معصوم سرِ راہ
ہر لمحہ سوا درد و ملالِ دلِ آگاہ — گہ آہ کہ گہ الحاح سوئے درگہ اللہ
گہ درد کہ ہر صدمہ علمدار کا رد کر
اللہ مدد کر، اسداللہ مدد کر

٥٤

سرگرم صدا گھر ہو دلدارِ دہ سرور (علی اکبر)　　آؤ اِدھر آرامِ دل و والدۂ مادر

ڈھارس دو دہ ہم کو کہ ہو آرام برابر　　معلوم کرو حالِ علمدارِ دلاور

اس دم ہُوا گم آہ علمدار ہمارا

دلدار ہمارا ہو مددگار ہمارا

٥٥

دلدار! ہوا درد ہُوا دل کو دوا دو　　دلدار! علمدار کا ہو وصل، دُعا دو

دلدار (علی اکبر)! علمدار کا رُخ ہم کو دکھا دو　　دلدار! علمدارِ دلاور کو صدا دو

عمّو اِدھر آؤ، اِدھر آؤ، اِدھر آؤ

مُردہ ہُوا سردار (حسین)، علمدار گھر آؤ

٥٦

حاصل ہُوا ہم کو اَلَمِ مرگِ محمدؐ　　معصومہ کو دُرّہ لگا، صدمہ ہُوا لاحد

دہ صُوم وہ ردِّ ادب سرِ منبرِ احمدؐ　　مسموم کا سوگ اور الم احمدؐ کا مُوحّد

اِلّا اَلَم اس طرح کا کس دم ہُوا حاصل

واللہ کہ دردِ کمر اِس دم ہُوا حاصل

(۵۷)

اولادِ محمدؐ کو رہا کس کا سہارا — دلدار! دلاسا دو، ہُوا کام ہمارا

ساحل کو سدھارا کہ عدم کو وہ سدھارا — وہ مُردہ ہُوا آہ، کہ سردار ہمارا

مُڑ کر سُوئے گو بہ اسد اللہ دُعا کر

دادا اسد اللہ! تہم سر گرد آ کر

(۵۸)

آرام دہ سرورِ عالم ہوا دلدار — رو کر کہا معلوم ہوا حالِ علمدار

وہ عمدہ، وہ ساحل وہ علم اور وہ ہمدم (علی اکبر) — آمادہ سرِ راہ مسلّح ہر اک اسوار

اللہ مدد گار ہُوا اہلِ کرم کا

عمّوؐ کو بلا دے مرادِ اہلِ حرم کا

(۵۹)

اللہ سدا حوصلہ عمّوؐ کا سوا ہو — اس عمدہ عمدہ کا صلہ عمدہ عطا ہو

آلِ اسد اللہ کا ہر کام روا ہو — سوکھا ہُوا ہر دوحہ محمدؐ کا ہرا ہو

ہو دردِ حسد عسکرِ مکّار کو حاصل

آرام ہو سردار و علمدار کو حاصل

۶۰

تُو حمد کرو، حمد کرو، سرورِ عالم — مسرور ہو، مسرور ہو، مسرور ہوا اِس دم

تُو گھر کو ارادہ ہوا عمّو کا مصمم — مولا کہو للہ، ہوا صدمۂ دل کم

سرور کہو، آرام ہوا دردِ کمر کو؟

رہوار مُڑا عمّ دلاور کا ادھر کو

۶۱

مولا کو ہوا وصلِ دلاور کا سہارا — طالع کا ہوا آہ وصال اس کو گوارا

للکارا اگر وہ عمرِ سعد وہ سارا — تُو سرورِ عالم وہ علمدار کو مارا

محکوم کو ہمدم کو، مددگار کو رو دو

تُو آؤ، وہ دم اُکھڑا، علمدار کو رو دو

۶۲

وہ وار لگا، کٹ کے سر اُس کا ہوا دو — مارا اسد اللہ کو، تُو ہم کو صِلا دو

ہو مرگ علمدار کو سہل، آؤ دعا دو — مُردہ حرمِ احمدِ مُرسل کو دکھا دو

ہر طرح گوارا کرو اس درد و الم کو

تُو سوگِ علمدار کا دو حکم حرم کو

۶۳

سردار گرا، اور کہا آہ علمدار — محروم کو محروم رکھا واہ علمدار
اک لمحہ رہو اور سرِ راہ علمدار — ہمراہ لو سردار کو للہ علمدار
واللہ سدھارو نہ مع سردار امم کو
اس دم الم مرگ گوارا ہوا ہم کو

۶۴

آرام لحد روح کو اُس دم ہوا درکار — اک گور ہوا اور مُردۂ سالار و علمدار
گر مرگ مددگار رہو، طالع ہو مددگار — حاصل سرِ ساحل ہو مرادِ دلِ سالار
آسودہ مدام احمدِ مُرسل کا ولد ہو
سردار و علمدار کو آرام لحد ہو

۶۵

مُردہ ہوا اک حال امام دوسرا آہ — سرِ آلِ محمدؐ کا سرِ عام کھلا آہ
وردِ اسداللہ ہوا، وا ولدا آہ — کاسہ سرِ کرار کا دو حصہ ہوا آہ
واللہ علمدار دلِ آگاہ کا صدمہ
ہم کو ہوا مرگِ اسداللہ کا صدمہ

٦٦

دلدار کو مڑ کر کہا آگاہ ہو آگاہ   دردا کہ علم احمدِ مرسل کا گرا آہ
دلدار رکھو سوگ علمدار کا للّٰہ   ساحل کا ارادہ کرو اور ہم کو لو ہمراہ
سردار کا سر کھول دو عمامہ گرا دو
اور مُردہ علمدارِ دلاور کا دکھا دو

٦٧

ہمراہِ امامِ اُمم اس دم ہوا دلدار   اور رہبرِ ساحل ہوا وہ کُل کا مددگار
سو دردا اور اک رُوحِ امامِ ملک اطوار   اور دردِ علمدار، علمدار، علمدار
ہر گام صدا آہ مددگار کدھر ہو
آگہ کرو للّٰہ علمدار، کدھر ہو

٦٨

کس دم سرِ ساحل ہوا مولا کا ورود آہ   دم ہمدمِ مرگ اور علمدار سرِ راہ
دوڑا تو بہ ہمدمِ اسد اللہ کا وہ ماہ   اور آہ لہو اس کا سرِ زد ملا ذا اللہ
صدمہ ہوا اس طرح کا دل کو کہ ہلا دل
اللہ کہا اور گرا سرورِ عادل

اوس ہمدم سردار کو اوس دم ہوا الہام — آگاہ ہوا آگے کہ ہوا مورد اکرام
وارد ہوا سردار امم مالکِ اسلام — گھبرا ہوا دم رد کا کہ سرور کو ہوا آرام
رو کر کہا سردار کو درد کمر کا
دردا کہ سرِ راہ عمامہ گرا سر کا

قطعۂ تاریخ

طبع مرثیۂ ہذا از نتیجۂ فکر ابو الفتح جناب علی مرزا صاحب رجعت لکھنوی

اگر ہمدرد اور ہو او مردِ مسلم کرا دے اک کو رہروِ سرحدِ دل
حسد کم کر اس طرح آرام مل کر لے سرِ شر رکمل ہو حاصل
کرا اک عشر ماحول کا وہ مداوا کہ ہو دام و درہم کا در اصل سکہ
کلامِ عطارد ہو علم و عمل کا دل آراء کامل اگر "ماہِ کامل"

١٣٧٩ھ

صدر انجمن محافظِ اردو حضرت مہذب لکھنوی کے تالیفات و تصنیفات

کتب مراثی

شعارِ دبیر	جلد اوّل	دو روپیہ
گلزارِ رشید	″	″
معیارِ کامل	″	″
بہارِ موہوب	″	″
آثارِ عشق	″	″
نگارِ نفیس	″	″
مختارِ وحید	″	″
افکارِ تعشق	جلد دوم	″
وقارِ انیس	″	″
مرثیہ نفیس و اصلاح انیس		″

مراثی میر مجلد	-	تین روپیہ

مختلف شعرا کے مرثیوں کا مجموعہ

اذکارِ محن	دو روپیہ
اسرارِ محن	″
شاہکارِ سخن	″

کتب غزلیات وغیرہ

دورِ شاعری (در فنِ شعر) حصہ دوم	عہ
دیوانِ رشید	″
دیوانِ مصحفی	عہ
بازارِ سخن (مختلف شعراء کا کلام)	″
آئینۂ نظمِ آزاد (آزاد نظم کے متعلق)	عہ

مندرجہ بالا کتب مراثی و غزلیات میں اکثر و بیشتر کلام غیر مطبوعہ ہے۔ اور ہر کتاب صاحبانِ ذوق کے کتب خانے کی زینت ہونے کے لائق ہے۔

"افکارِ تعشق" اور "وقارِ انیس" کی جلد اوّل ختم ہو چکی ہے۔ بقیہ کتب کے بھی مختصر نسخے باقی رہ گئے ہیں لہٰذا جلد از جلد طلب فرما کے قدیم استادانِ فن کی محنتوں سے فائدہ اٹھائیے۔ المشتہر

مینجر محافظِ اردو بکڈپو۔ نیا محل منصور نگر۔ لکھنؤ

اردو ادب میں ایک قابلِ قدر اضافہ

ادیبِ عصر حضرت تہذیب لکھنوی کا تالیف کردہ اُردو لغت موسوم بہ

تہذیب اللغات

جس میں عربی، فارسی، ترکی، ہندی نیز انگریزی کے وہ الفاظ جو زبان اُردو میں رائج و مستعمل ہیں نیز جملہ محاورات و امثال و اقوال انتہائی کوشش و محنت سے فراہم کر کے شامل کیے گئے ہیں بڑی تمناؤں کے ساتھ صاحبانِ ذوق کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

کام کی اہمیت اور زمانے کی ناسازگاری سے مجبور ہو کر پانچ پانچ سو صفحوں کی دو جلدیں ابھی تک شایع ہو سکی ہیں اور اس بات کی انتہائی کوشش کی جا رہی ہے کہ ہر چھٹے مہینے ایک جلد ۵۰۰ صفحات کی شایع ہو کر ہمارے معزز خریداران کی خدمت میں پہونچتی رہے۔ ادب دوست حضرات شہر و بیرونجات مندرجۂ ذیل پتہ سے طلب فرما سکتے ہیں۔

قیمت جلد اوّل مجلّد (الف مقصورہ و ممدودہ)	قیمت جلد اوّل غیر مجلّد	قیمت جلد دوم مجلّد (آ۔ ب۔ پ)	قیمت جلد دوم غیر مجلّد
۱۸ عہ	۱۵ عہ	۱۶ عہ	۱۵ عہ

مینیجر دفتر تہذیب اللغات نیا محل منصور نگر لکھنؤ (یوپی)